112174 ـ كيا بيوى كے ليے اپنے خاوند كو اپنا مال خرچ كرنے كے بارہ ميں بتانا ضرورى ہے ؟

سوال

پانچ ماہ قبل ميرى ايك مدرسہ عورت سے شادى ہوئى اور شب زفاف ميں عقد نكاح ميں عورت كے ولى كى جانب سے كچھ شروط لكھى گئيں، ان شروط ميں يہ شرط بھى شامل تھى كہ ميں بيوى كى تنخواہ سے كچھ نہيں لوں گا، ميں نے شرط مان لى ليكن ميں نے بھى ايك شرط ركھى كہ بيوى مجھے يہ ضرور بتائےگى كہ وہ اپنى تنخواہ كہاں خرچ كر رہى ہے تا كہ مجھے بھى علم ہو، اس شرط پر اس كے دو بھائى اور جو كہ عقد نكاح ميں گواہ بھى تھے اور ان كے والد نے موافقت بھى كر لى، اور نكاح خواں بھى.
سب نے يہى كہا كہ يہ ميرا حق ہے، جب ميں نے سب كو اس پر متفق پايا اور كوئى اعتراض نہ ديكھا تو ميں نے شرط لكھوائى نہيں بلكہ زبانى ہى رہنے دى كہ سب اس شرط و سمجھ چكے ہيں، ليكن اب مجھے بيوى كى جانب سے ايك مشكل كا سامنا ہے كہ جب ميں اسے تنخواہ خرچ كرنے كا پوچھتا ہوں كہ وہ يہ تنخواہ كہا خرچ كر رہى ہے تو وہ مجھے بالكل نہيں بتاتى اور جواب ديتى ہے كہ اسے يہ دريافت كرنے كا حق ہى حاصل نہيں، اور جب تنخواہ كى مقدار پوچھتا ہوں تو بھى وہى جواب ہوتا ہے، حالانكہ ميں صرف جاننے كے ليے پوچھتا ہوں.
جب ميں نے اسے بتايا كہ ميں شادى كے وقت يہ شرط ركھى تھى اور اس كے بھائى اور والد نے شرط تسليم كى تھى تو كہتى ہے اسے اس شرط كے بارہ ميں كسى نے نہيں بتايا اور پھر وہ يہ بھى كہتى ہے كہ اگر شرط ركھى بھى گئى ہو تو بھى نہيں مانتى اور تمہيں بتاؤنگى، ميں صرف يہ معلوم كرنا چاہتا ہوں كہ اس كى تنخواہ كتنى ہے اور كہاں خرچ كرتى ہے، بلكہ وہ تو اس پر بھى مصر ہے كہ اس سلسلہ ميں مجھ سے اجازت كى بھى ضرورت نہيں.
حالانكہ ميں صرف علم كے ليے پوچھ رہا ہوں برائے مہربانى مجھے ميرى بيوى كے موقف كو سامنے ركھتے ہوئے بتايا جائے كہ آيا يہ صحيح ہے اور اس كے دلائل بھى بيان كريں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اصل تو يہى ہے كہ عقل و رشد ركھنے والى عورت كو اپنے مال ميں تصرف كرنے كا اختيار ہے وہ جہاں چاہے صرف كر سكتى ہے، اسے نہ تو اس كى اپنے خاوند سے اجازت لينے كى ضرورت ہے، اور نہ ہى خاوند كو بتانے كى ضرورت، جمہور فقہاء كرام تو يہى كہتے ہيں، اس كى تفصيل سوال نمبر (4037) كے جواب ميں بيان ہو چكى ہے.

اسلامی فقہ اکیڈمی کی قرار یہ ہے کہ:

یہ قرار اکیڈمی کے سولویں اجلاس منعقدۃ 30 صفر تا 5 ربیع الاول 1426 ھـ الموافق 9 تا 14 اپریل 2005 عیسوی میں پاس کی گئی:

اول: خاوند اور بیوی کے مابین مالی ذمہ کا انفصال:

خاوند کو اپنے مال میں مکمل اور مستقل تصرف کی اہلیت حاصل ہے، اور اسے اپنی کمائی اور مال میں شریعت کے احکام کے تابع رہتے ہوئے پورا تصرف کا حق حاصل ہے، اور وہ اس کی خاص ملکیت ہوگا، وہ اس کے تصرف میں ہے اور وہ اس کی مالك ہے، خاوند کو بیوی کے مال پر کوئی زور حاصل نہیں، اور نہ ہی بیوی اپنے مال میں تصرف کرنے میں خاوند سے اجازت حاصل کریگی.

......

پنجم: ملازمت کی شروط:

1 ـ بیوی کے لیے عقد نکاح میں شرط رکھنے کی اجازت ہے کہ وہ گھر سے باہر ملازمت کریگی، اگر خاوند اس شرط پر راضی ہو کر اس سے شادی کرتا ہے تو خاوند اس شرط پر عمل کریگا، لیکن عقد نکاح کے وقت شرط پوری وضاحت و صراحت کے ساتھ بیان کی گئی ہو.

خاوند کے لیے جائز ہے کہ وہ بیوی کو ملازمت کی اجازت دینے کے بعد گھر اور اولاد کی مصلحت کی خاطر ملازمت چھوڑنے کا مطالبہ کرے " انتہی

لیکن بیوی کے لیے اپنے خاوند سے اجازت لینی مستحب ہے، اور اپنے تصرفات میں خاوند سے مشورہ کرنا مستحب ہے، اور وہ اس میں خاوند کی مخالفت مت کرے کیونکہ حدیث میں وارد ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: سب سے بہتر کونسی عورت ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب خاوند اسے دیکھے تو بیوی اسے خوش کر دے، اور جب خاوند اسے حکم دے تو بیوی اس کی اطاعت کرے، اور اپنے نفس اور مال میں خاوند کی مخالفت مت کرے جسے وہ ناپسند کرتا ہو "

سنن نسائی حدیث نمبر (3231) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لیکن اگر خاوند عقد نکاح کے وقت شرط رکھے کہ بیوی اسے اپنا مال خرچ کرنے کی سب جگہوں کے متعلق بتائے گی، تو یہ شرط پوری کرنا واجب ہوگی، کیونکہ حدیث میں وارد ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تمہارے لیے سب سے زیادہ شرطیں پوری کرنے کا حق ان شروط کو ہے جن کے ساتھ تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2721) صحیح مسلم حدیث نمبر (1418).

لیکن بیوی کو یہ شرط پوری کرنا اس صورت میں لازم ہو گی جب اسے اس شرط کے بارہ میں علم ہو اور بتایا گیا ہو، اور و اس شرط پر راضی ہو جائے، یا پھر اس نے اپنے ولی کو کہا ہو کہ وہ جو مناسب ہو شرط رکھ سکتا اور قبول کر سکتا ہے، لیکن اگر ولی کو اس کی ذمہ داری نہ دی گئی ہو اور بیوی کو شرط کا علم بھی نہ ہو تو پھر اس پر وہ شرط لازم نہیں کی جائیگی کہ وہ شرط پر عمل کرے، یہاں اس کے ولی کی غلطی ہے جس نے بچی کو بتائے بغیر ہی شرط مان لی.

دوم:

ہمیں تو یہ معاملہ بہت آسان معلوم ہوتا ہے، جب آپ صرف اس کے خرچ کرنے کا علم چاہتے ہیں تو پھر اس میں آپ کو سختی نہیں کرنی چاہیے، کہ اس سے اختلافات کا دروازہ کھولیں، چنانچہ جب بیوی کو شرط کا علم ہی نہیں تو پھر وہ شرعی طور پر اپنے مال میں تصرف کا پورا حق رکھتی ہے، اور اسے آپ کو اس کے بارہ میں بتانا لازم نہیں.

یہ یاد رکھیں کہ خاوند اور بیوی کا ایک دوسرے واجب حقوق کا علم رکھنے میں ہی آپس میں حصول الفت و مودت اور محبت اور سعادتمند زندگی کا باعث ہے، پھر فضیلت و نیکی کا مسئلہ رہ جاتا ہے اور یہ آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد اور بھروسہ کرنے اور اپنے کام اور غم میں ایک دوسرے سے مشورہ کرنے میں پیدا ہوتی ہے.

جس طرح بیوی کے لیے اپنے خاوند کو اپنے مالی تصرفات کے بارہ میں بتانا لازم نہیں، اسی طرح خاوند کے لیے اپنی تنخواہ کے بارہ میں بتانا لازم نہیں کہ اس کی تنخواہ کتنی ہے اور کہاں صرف کرتا ہے، لیکن یہ سلوک بیوی کو پسند نہیں ہوگا، اور نہ ہی اس پر غالبا ایک سعادتمند ازدواجی زندگی قائم رہ سکتی ہے.

اس لیے ہم یہی کہیں گے کہ: جس طرح بیوی چاہتی ہے کہ وہ خاوند کی تنخواہ اور کہاں خرچ کرتا ہے کا علم رکھے، اسی طرح خاوند بھی یہی پسند کرتا ہے، اس طرح ایک سعادتمند ازدواجی زندگی قائم ہو سکتی ہے، جس میں ہر

ایک کے اپنے خاص اسرار و رموز کی کوئی گنجائش نہیں ہے.

یہاں خاوند اور بیوی دونوں کو ہی کہا جائیگا کہ آپس کے تعلقات میں اس طرح چھپاؤ اور خصوصیت نہیں ہونا چاہیے کہ اس حد تک جائیں اور آپس میں اختلاف شروع ہو جائے، لہذا خاوند اور بیوی کے مابین جو تکلف اور موانع پیدا ہو جائیں انہیں ختم کرنا چاہیے تا کہ دونوں میں حسن معاشرت پیدا ہو، اور اللہ سبحانہ و تعالی ان کے مابین جو الفت و محبت اور مودت و سکون چاہتا ہے وہ پیدا ہو.

ہماری اس بیوی کو یہی نصیحت ہے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ حسن معاشرت کرتے ہوئے ایسے تصرفات چھوڑ دے جس سے خاوند یہ محسوس کرنے لگے کہ وہ بیوی سے ایک اجنبی شخص کی حیثیت رکھتا ہے، اور یہ سمجھنے لگے کہ دونوں کے مابین ایسے پردے ہیں جو انہیں ایک دوسرے پر اعتماد نہیں کرنے دیتے.

اس طرح خاوند کا اپنی بیوی سے اعتماد اٹھ جائیگا جس کا ان کی زندگی پر سلبی اثر پڑیگا، اس لیے خاوند کو بھی اور بیوی کو بھی ایک دوسرے پر اعتماد کرنا ہوگا، اگر ایک دوسرے پر اعتماد نہیں تو اس کا انجام اچھا نہیں ہوگا، بعد میں وہ ان امور میں بھی سختی کریں جہاں سختی کی ضرورت نہیں تھی.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کے مابین محبت و الفت پیدا کرے، اور آپ دونوں کو نفس کے شر اور شیطان کی چالوں سے محفوظ رکھے.

واللہ اعلم .